58
سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

بعنوان

رمضان ہماری کیسی تربیت چاہتا ہے؟

24 اپریل 2020ء 30 شعبان المعظم 1441ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رمضان ہماری کیسی تربیت چاہتا ہے؟

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❀ تقویٰ ❀ نیکیوں کی طرف رغبت ❀ گناہوں سے دوری ❀ شکر ❀ خواہشات پر کنٹرول
❀ زبان کا اچھا استعمال ❀ ہمدردی وغم خواری ❀ جذبہ اخوت ❀ معاشرتی امن وامان
❀ فرائض کی پابندی سے نوافل کی رغبت ❀ کامل بخشش کا حصول

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(البقرة : 183)﴾

ماہِ رمضان ہر سال جلوہ فگن ہوتا ہے اور امت مسلمہ اس ماہ کی سعادتوں اور برکتوں سے بقدرِ توفیق فیضیاب بھی ہوتی ہے مگر بہت کم لوگ ہیں جو اس ماہ کو ایمان و احتساب کے تقاضوں کے ساتھ گزارتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سالہا سال روزہ رکھنے کے باوجود بھی ہماری زندگیوں میں وہ تربیتی ماحول پیدا نہیں ہوتی جس کا تقاضا یہ ماہ مبارک کرتا ہے۔ اس کی وجہ یا تو ہماری غفلت ہے یا اس ماہِ مبارک کے اعمال سے ناواقفیت ہے۔

اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ماہِ رمضان ایک روحانی تربیت کا مہینہ ہے جس میں انسان ان تمام خصائلِ حمیدہ سے آراستہ ہوجاتا ہے جو شجرِ تقویٰ کے برگ و بار کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ روزہ کی فرضیت کا بنیادی مقصد ہی شجرِ تقویٰ کی آبیاری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری زندگی میں ماہ رمضان بھیج کر ہماری کیسی تربیت کرنا چاہتا ہے؟ آج کے خطبہ جمعہ میں تربیت کے وہ پہلو جو ہم سے مطلوب ہیں، کو پیش کیا جائے گا، تاکہ ہم ان تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہ رمضان گزار سکیں۔

تقویٰ:

ماہ رمضان میں فرض ہونے والوں روزوں کا اصل مقصد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(البقرة: 183)

اے ایمان والوں! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔

۞ اس آیت مبارکہ میں متقی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ سے ڈرنے والے، عبادت کرنے والے، احکامات پر عمل کرنے والے اور منہیات سے رُک کر زندگی گزارنے والے بن جاؤ۔ جس طرح تم حالت روزہ میں بہت سی حلال چیزوں اور حلال کاموں سے اللہ کے حکم سے بچتے ہو، اسی طرح روزے کے علاوہ زندگی میں بھی اُسی اللہ کے حکم سے حلال پر عمل کرو اور حرام سے اجتناب کرو۔

❁ چونکہ روزہ حصولِ تقویٰ کا انتہائی اہم سبب ہے، اس لیے روزے کی بدولت پیدا ہونے والی علامات سے نفس میں تقویٰ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

① روزہ دار روزے کی حالت میں اللہ کی حلال کردہ اشیاء مثلاً کھانا، پینا، جماع اور تمام کام جس طرف نفس مائل ہو، تقرب الٰہی اور ثواب کی نیت سے چھوڑ دیتا ہے، یہ علامت تقوی ہے۔

② روزہ دار اپنے نفس کو اللہ کی مراقبت و نگاہ بانی کا عادی بنا دلیتا ہے، اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی قدرت کے باوجود اللہ کی مراقبت کا خیال کر کے چھوڑ دیتا ہے، یہ علامت تقوی ہے۔

③ روزہ دار شیطانی وسوسوں کو کم کر دیتا ہے، جبکہ شیطان ابن آدم کے خون میں دوڑتا ہے۔ لہٰذا روزے دار اپنے روزے کے ذریعہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے اور اپنے رب کی نافرمانی بہت کم کرتا ہے، یہ تقوی کی علامت ہے۔

④ اکثر و بیشتر روزے دار اللہ کی اطاعت کرتا ہوا نظر آتا ہے، اور اطاعت الٰہی تقوی کی علامت ہے۔

⑤ جب کوئی مالدار اور غنی آدمی بھوک اور پیاس کا مزہ چکھتا ہے تو وہ فقرا و مساکین کے تکلیف کا اندازہ لگا کر ان سے اخوت و بھائی چارگی کے تحت ان پر اپنا مال خرچ کرتا ہے، اور یہ تقوی کے خصال میں سے ہے۔

۞ اس لیے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کی ذمہ داری ہے کہ ماہ رمضان سے حقیقی تربیت حاصل

کر کے اپنے دل میں تقویٰ پیدا کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم آپ ﷺ کے اس ارشاد کے مصداق ٹھہریں:

رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ

کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں جنہیں روزے صرف بھوک ہی حاصل ہوتی ہے اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے بھی ہیں کہ جنہیں قیام سے صرف شب بیداری ہی ملتی ہے۔

سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۰، قال الالبانی: صحیح

❀ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ روزہ تو رکھتے ہیں، مگر روزہ کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ روزہ رکھ کر اللہ کی معصیت والے کام بجا لاتے ہیں۔ پہلے کی طرح ہی چغلی، غیبت، گالی، حسد، کینہ، لغویات، رشوت، سود، دھوکہ بازی، ظلم اور دیگر عادات رذیلہ کے مرتکب رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں، جب تک کہ روزے کی روح مطلب تقویٰ کو حاصل نہ کرلیں۔

نیکیوں کی طرف رغبت:

ماہ رمضان نیکیوں کا موسم بہار ہے، یہی وجہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ بندے کے لیے نیکیاں کمانے کے لیے راہیں ہموار کرنے کے لیے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ اور آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے کہ اے بھلائی کے طالب! نیکوں میں آگے بڑھ، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَنَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بن کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ کھلا ہوا نہیں رہتا جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا، منادی پکارتا ہے: اے بھلائی کے چاہنے والے! بھلائی کے کام پہ آگے بڑھ، اور اے برائی کے چاہنے والے! اپنی برائی سے رک جا، کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔

سنن ابن ماجہ: 1642، سنن الترمذی: ۶۸۲، قال الالبانی: صحیح

❀ نیکیوں میں جذبہ پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ بہت چھوٹے چھوٹے عمل پر ساری زندگی کے گناہ

معاف کرنے کے لیے تیار ہوجاتا ہے،جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اورثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا،اس کے سابقہ گناہ بخشش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:37

۞ اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اورثواب کی نیت سے رمضان میں روزے رکھے،اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:38،صحیح مسلم:759

۞ مزیدسیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اورثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا،اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:1901،سنن ابی داود: ۱۳۷۱

ان احادیث سے ثابت یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کو بھیج کر لوگوں میں نیکیوں کا شوق بیدا ررکھنا چاہتا ہے۔

گناہوں سے دوری:

گناہوں سے انسانی دل سیاہ ہوجاتا ہے،گناہ گار اللہ اورلوگوں کی گناہ میں حقیروذلیل ہوجاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیگرمہینوں میں بالعموم اور ماہ رمضان میں بالخصوص بندہ مسلم کوگناہوں سے بازرہنے کی دعوت دیتاہے،جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ماہ رمضان کی پہلی رات ایک آوازلگانے والا من جانب اللہ آوازلگاتے ہوئے کہتا ہے:

وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

اوراے برائی کے چاہنے والے!اپنی برائی سے رک جا،کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے آزاد کرتاہےاوریہ(رمضان کی)ہررات کو ہوتاہے۔

سنن ابن ماجہ:1642،سنن الترمذی:۶۸۲،قال الالبانی:صحیح

❀ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو گناہ گار کا روزہ تک قبول نہیں کرتا، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

جس نے بیہودہ باتوں اور بیہودہ کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

صحیح البخاری:1903، سنن ابی داود:۲۳۶۲، سنن الترمذی:۷۰۷

❀ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ ماہ رمضان کو ہمارے دلوں سے گناہوں کی محبت کو مات دینے اور نیکیوں سے محبت پیدا کرنے کے لیے بھیجتا ہے۔

شکر:

اللہ تعالیٰ نے روزوں کا حکم اور اس کے چند احکام بیان کرنے کے بعد فرمایا:

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (البقرۃ:185)

تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر جو اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

❀ اس آیت مبارکہ سے ماہ رمضان کی بیش بہا رحمتیں، برکتیں، قرآن مجید، روزے اور نیکیوں سے بھرپور رمضان گزرنے کے بعد باری تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا سبق ملتا ہے۔

خواہشات پر کنٹرول:

سامعین محترم! روزہ دار کا بھوکا پیاسا رہنا اللہ تعالیٰ کو مطلوب نہیں بلکہ اس بھوک پیاس کے ذریعے جو ایک اہم مقصد ہے وہ ہے خواہشات پر کنٹرول۔ اگر کوئی شخص بھوکا پیاسا رہے اور محض اللہ کے حکم سے خود اختیاری طور پر باوجود بھوک کے نہ کھائے اور باوجود پیاس کے نہ پیئے تو اسے ضبطِ نفس اور اپنے او پر قابو کی بے مثال قوت حاصل ہوگی۔ ضبطِ نفس معمولی بات نہیں۔ دنیا کے اکثر جھگڑے، فسادات اور باہمی اختلافات کا اصل سبب ضبطِ نفس کی کمی ہے۔ ہر انسان میں انانیت اور خود پسندی کا جذبہ ہوتا ہے۔ جس وقت کوئی اس کے اس جذبے کو ٹھیس پہنچاتا ہے تو اس کا نفس بے قابو ہو جاتا ہے اور وہ ایسے کام کر بیٹھتا ہے جو بسا اوقات بڑی خرابی اور تباہی کا سبب بنتے ہیں۔ روزہ انسان کو باوجود قدرت کے رُکے رہنے اور صبر وضبط سے کام لینے کی مشق کراتا ہے اور پھر اس کا عملی اظہار بھی کراتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

جس نے بیہودہ باتوں اور بیہودہ کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

صحیح البخاری:1903، سنن ابی داود: ۲۳۶۲، سنن الترمذی: ۷۰۷

روزہ انسان کے اندر صبر اور برداشت کا مادہ پیدا کرتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ روزہ اس صبر وضبط کا ایک تربیتی نصاب ہے۔ انسان کی بنیادی ضرورت کھانا پینا ہے۔ روزے میں وہ ان ضروریات سے رُکتا ہے اور باوجود قدرت، اشتہا اور تقاضے کے ان جائز چیزوں سے بھی احتراز کرتا ہے۔ اسی طرح ایک بڑا مسئلہ انسان کیساتھ اس کی ''انا'' کا ہوتا ہے۔ کسی سے اس کے مزاج کے خلاف کوئی بات کہی جائے تو وہ فوراً چراغ پا ہو جاتا ہے اور فریقِ مخالف سے جھگڑا کرتا ہے لیکن روزے کی حالت میں جس طرح بھوک اور پیاس پر صبر کرنا ضروری ہے، اسی طرح انانیت پر بھی قابو رکھنا ضروری ہے۔ جو شخص اس تربیتی نصاب کو حسب ہدایت پورا کرے گا تو یقین کیا جاسکتا ہے کہ اس کے بقیہ ایام میں بھی یہ تربیت اس کو تکبر سے دور، غریبوں کا ہمدرد، کمزوروں کا معاون اور معاشرے کا ایک اچھا انسان بننے میں مدد دے گا۔

زبان کا اچھا استعمال:

سامعین محترم! ماہ رمضان میں رکھے جانے والے روزوں کا مقصد ہی یہ ہے کہ بندہ مسلم جس طرح کھانے پینے سے مکمل اجتناب کرتا ہے اسی طرح فحش کلامی، جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی، بہتان بازی اور بیہودہ گوئی سے مکمل اجتناب کرے۔ آنکھ سے کسی غیر محرم کی طرف نہ دیکھے، کان سے موسیقی اور گانا وغیرہ نہ سنے۔ اگر ہم نے ان باتوں کا خیال کر لیا تو دن بھر بھوکا پیاسا رہنا مفید ہوگا، بصورتِ دیگر دن بھر بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

جس نے بیہودہ باتوں اور بیہودہ کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

صحیح البخاری:1903، سنن ابی داود: ۲۳۶۲، سنن الترمذی: ۷۰۷

❁ جبکہ ایک دوسری روایت میں تو آپ نے یہاں تک فرمادیا کہ کھانے پینے سے رُک جانے کا نام روزہ نہیں ہے، بلکہ روزہ تو لغویات سے اجتناب کرنے کا نام ہے، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ، وَجَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ

کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں، بلکہ روزہ تو لغو اور فحش باتوں اور کاموں سے رکنے کا نام ہے، اور اگر تجھے کوئی گالی دے یا تیرے ساتھ جہالت کا کام کرے تو تجھے یہ کہنا چاہیے میرا روزہ ہے، میرا روزہ ہے۔

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۵۷۰

سامعین محترم! بہت تعجب کی بات ہے کہ ماہ رمضان میں ہم حلال چیزوں سے تو رُک جاتے ہیں مگر حرام چیزوں سے باز نہیں آتے۔ جھوٹ بولنا حرام ہے، غیبت کرنا حرام ہے، بہتان تراشی حرام ہے، گالی دینا حرام ہے، فحش بولنا یا سننا اور غیر محرم کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ الغرض ہر وہ کام جس سے شریعت اسلامیہ نے حرام کیا ہے، وہ ہم میں ویسے ہی موجود رہتا ہے، جبکہ ان سے چھٹکارا پانا خود کو بھوکا پیاسا رکھنے سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔

ہمدردی و غم خواری:

ماہ رمضان لوگوں کے درمیان خیر خواہی اور دوسروں کے دکھ درد بانٹنے، معاشرے کے کمزور اور محروم افراد کے مسائل کو سمجھنے اور ان کا تجربہ کرنے اور اپنی خوشحالی اور کشادگی میں ان کو شامل کرنے کا مہینہ ہے۔

رمضان المبارک کی انفرادیت یہ ہے کہ صبح سے شام تک وہ کھانا پینا، لذیذ غذائیں اور نفسانی خواہشات جو حلال تھیں، ان کا استعمال ممنوع ہو جاتا ہے۔ جن نعمتوں سے انسان سال بھر محظوظ ہوتا ہے وہ نعمتیں ایک خاص وقت تک منع ہو جاتی ہیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ کو کسی کو بھوکا پیاسا رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس وقت اس کو بھوکا پیاسا رکھنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ بہت سے انسان جنہوں نے کبھی بھوک کا مزہ نہیں چکھا، جنہیں کبھی پیاس کی شدت کا احساس نہیں ہوا، جنہیں کبھی لذتوں سے محرومی کا تجربہ نہیں ہوا، جنہیں بھوک سے پہلے کھانا موجود ملا اور پیاس سے پہلے پانی حاضر، وہ اپنے اس بھائی کے درد اور تکلیف کا اندازہ کر سکیں جسے ایک وقت کھانا میسر ہے تو دوسرے وقت فاقہ ہے، ایک چیز موجود ہے تو دوسری موجود نہیں۔ اس طرح اس کی برکت سے انسان اپنے جیسے دوسرے انسانوں کے دکھ، درد اور ان کی آزمائشوں کا بذات خود تجربہ کرتا ہے اور اس کے اندر اپنے بھائیوں کی تکلیف کو دور کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ انسان جب تک خود تکلیف سے دو چار نہیں ہوتا اسے تکلیف کا صحیح ادراک نہیں ہوتا اور جب تک اسے تکلیف کا صحیح ادراک نہیں ہوگا اس وقت تک اس تکلیف میں مبتلا لوگوں کے ساتھ اس کو حقیقی خیر خواہی بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ حقیقی خیر خواہی کا جذبہ اس

وقت بیدار ہوتا ہے جب حقیقی تکلیف کا احساس ہو۔اس مہینہ میں کشادہ دست اور تنگ دست دونوں ایک کیفیت سے دوچار ہوجاتے ہیں اور دونوں کے درمیان ایک وقتی لیکن حقیقی مساوات پیدا ہوجاتی ہے اور یہ مساوات خوشحال لوگوں کو بدحال لوگوں کی خیر خواہی پر ابھارتی ہے۔

❀ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ اس ماہ میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی وغم خواری کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مال اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرتے تھے، جیسا کہ، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

رسول اللہ ﷺ بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ ﷺ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی۔آپ ﷺ رمضان کی ہر رات جبرائیل (علیہ السلام) سے ملتے تو ان کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرماتے۔آپ ﷺ اس خیر کے کام میں تیز آندھی سے بھی زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔

صحیح البخاری:٦، صحیح مسلم:٢٣٠٨

لہٰذا ماہ رمضان سے دیگر باتیں سیکھنے کے ساتھ ساتھ باہم ہمدردی اور خیر خواہی بھی سیکھنی چاہیے۔

جذبہ اخوت:

ماہ رمضان بندہ مسلم کے دل میں اجتماعیت کے تصور کو مستحکم کرتا ہے، کیونکہ چہار سو عالم میں بسنے والے مسلمان ایک ہی مہینہ میں سحری، افطاری، قیام، صدقہ وخیرات اور دیگر اعمال صالحہ کرتے ہیں اور یہ سب ماہ رمضان ہی کی بدولت ہے۔

ماہِ رمضان نسل ورنگ کے اختلاف کے باوجود پورے عالم میں بسنے والے مسلمان بھائیوں کو ان عبادات میں شریک کرلیتا ہے جس سے مسلمانوں کے اندر وحدتِ ملت کا شعور مزید مستحکم ہوجاتا ہے اور وحدۃ المسلمین کے شعور کا پروان چڑھنا تربیتِ معاشرہ کا انتہائی اہم پہلو ہے۔جس سے مسلمانوں کے درمیان انفرادی اور اجتماعی سطح پر تعلقات اور روابط مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتے ہیں۔

معاشرتی امن وامان:

روزے کی حالت میں لڑائی نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ رمضان چاہتا ہے کہ لوگ باہم محبت والفت سے رہیں، مسلمانوں کے درمیان عداوت، ناچاقی، لڑائی، جھگڑا اور فساد نہ ہو۔ کیونکہ بڑی بڑی لڑائیوں اور جھگڑوں کے پیچھے اصل زبان کا کردار ہوتا ہے۔ زبان نازیبا الفاظ بولتی ہے، جس سے انسان تیش میں آتا ہے اور نتیجۃً لڑائی اور فساد برپا ہوجاتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے عام دنوں کے ساتھ ساتھ خصوصاً رمضان میں لغو باتیں اور فحش گوئی سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ

جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے نہ تو وہ فحش گوئی کرے اور نہ ہی جاہلیت والے کام کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ اسے کہے: کہ میرا روزہ ہے میرا روزہ ہے)

صحیح مسلم: 1151، صحیح البخاری: ۱۸۹۴

❁ اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے:

لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ، وَجَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ

کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں، بلکہ روزہ تو لغو اور فحش باتوں اور کاموں سے رکنے کا نام ہے، اور اگر تجھے کوئی گالی دے یا تیرے ساتھ جہالت کا کام کرے تو تجھے یہ کہنا چاہیے میرا روزہ ہے، میرا روزہ ہے۔

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۵۷۰

ان احادیث سے معلوم ہوا ماہ رمضان جہاں ہمارے اندر تقویٰ، ہمدردی، اخوت، حسن اخلاق سکھاتا ہے وہیں ہمیں یہ سبق بھی دیتا ہے کہ معاشرے میں امن وامان قائم کیے رکھیں، کیونکہ فتنہ وفساد قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

فرائض کی ادائیگی سے نوافل کی رغبت:

اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے ذریعے شاید یہ ہماری تربیت بھی کرنا چاہتا ہے کہ جو کام ہم ماہِ رمضان میں کرتے ہیں وہ رمضان گزرنے کے بعد بھی کریں۔ مثلاً:

❀ روزہ: ماہ رمضان میں ہم فرضی روزے رکھتے ہیں، رمضان گزرنے کے ساتھ ہی ہماری اس قدر

ٹریننگ ہو جانی چاہیے کہ ہم رمضان کے بعد نفلی روزے مثلاً! سوموار، جمعرات، ایام بیض، عاشورا اور ذوالحجہ وغیرہ کے روزے رکھیں۔

❁ قیام: ماہ رمضان کی راتوں کے قیام سے ہمیں عام دنوں میں نماز تہجد پڑھنے کی ٹریننگ حاصل کرنی چاہیے۔

❁ صدقہ وخیرات: ماہ رمضان میں کیے گئے صدقہ وخیرات سے عام دونوں میں بھی صدقہ وخیرات کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

❁ تلاوت قرآن مجید: ہم ماہِ رمضان میں بکثرت تلاوت کرتے ہیں، رمضان گزرنے کے بعد بھی قرآن مجید کی تلاوت کی عادت ڈالنی چاہیے۔

اسی طرح وہ تمام اعمالِ صالحہ جو ہم ماہ رمضان میں بجالاتے ہیں، رمضان گزرنے کے بعد بھی وہ کسی نہ کسی صورت میں ہمارے اندر موجود ہوں، پھر جا کر ہم ماہ رمضان سے حقیقی تربیت حاصل کر سکتے ہیں، وگرنہ رمضان کے اپنے اندر تبدیلی لانے کا چنداں فائدہ نہ ہوگا۔

کامل بخشش کا حصول:

رمضان سراپا بخشش ومغفرت کا مہینہ ہے، اس لیے اللہ یہ چاہتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بندہ مسلم گیارہ مہینوں کے گناہوں کی بخشش کروا کر جنت کا حقدار بن جائے۔

یاد رکھیں جو رمضان کو پالینے کے بعد بھی توبہ واستغفار کے ذریعے اپنے گناہوں کو معاف نہ کروا سکا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے سخت وعید سنائی ہے، چنانچہ صحیح ابن حبان میں ایک روایت ہے جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور آمین آمین آمین فرمایا، آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: جس کی زندگی میں ماہ رمضان آیا، مگر وہ مغفرت سے محروم رہا اور جہنم میں چلا گیا، تو ایسے بندے کو اللہ (اپنی رحمت سے) دور فرمائے۔ آپ آمین کہہ دیجئے، سو میں نے

آمین کہہ دیا۔(پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کی زندگی میں اس کے والدین یا ان دونوں میں سے کوئی ایک موجود ہوں لیکن اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا، پھر مر گیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ اس کو بھی (اپنی رحمت سے) دور رکھے۔آپ آمین کہہ دیجئے، سو میں نے آمین کہہ دیا۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہ پڑھے، پھر وہ مر گیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی (اپنی رحمت سے) دور رکھے۔آپ آمین کہہ دیجئے، سو میں نے آمین کہہ دیا۔

صحیح ابن حبان:907، صحیح ابن خزیمة:۱۸۸۸ قال شعیب الارنووط:اسناده حسن

❀ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ اس معنی کی کئی صحیح احادیث وارد ہیں جن سے رمضان المبارک میں محروم ہونے والوں کی محرومی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

❀ ایک دوسری جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

شقِيَ عبدٌ أدركَ رمضانَ فانسلخَ منهُ ولَم يُغْفَرْ لهُ

بدبخت ہے وہ جس نے رمضان پایا اور یہ مہینہ اس سے نکل گیا اور وہ اس میں (نیک اعمال کر کے) اپنی بخشش نہ کروا سکا۔

(صحيح الأدب المفرد:500)

❀ تیسری جگہ ارشاد فرمایا:

رَغِمَ أنفُ امرئٍ أدرك رمضانَ فلم يُغْفَرْ له

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی۔

(فضل الصلاة للالباني:15، صحيح)

❀ چوتھی جگہ ارشاد ہے:

بَعُدَ من أدرك رمضانَ فلم يُغْفَرْ له

دوری ہو اس کے لئے جس نے رمضان پایا اور وہ نہیں بخشا گیا۔

(صحيح الترغيب:1677)

❀ پانچویں جگہ وارد ہے:

مَن أدرك شهرَ رمضانَ فماتَ فلم يُغْفَرْ لهُ فأُدْخِلَ النَّارَ فأبعدَه اللهُ

جس نے رمضان کا مہینہ پایا، مر گیا، اس کی مغفرت نہیں ہوئی اور وہ جہنم میں داخل کر دیا گیا اسے اللہ اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔

(صحیح الجامع:75)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان ہماری ایسی پختہ تربیت چاہتا ہے کہ بندہ مسلم ہرصورت جنت کا حقدار بن جائے اور ساتھ ہی ساتھ رسول اللہ ﷺ اور جبریل علیہ السلام نے ان بدبخت لوگوں کے لیے بددعا بھی فرمائی جو رمضان سے حقیقی تربیت حاصل کر کے اپنی بخشش نہ کروا سکا۔

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

03086222418

03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:

03111701903

03036604440

03086222416